تحقیقی مجلہ ارمغانِ سرحد
(Research Journal: Armaghan-e-Sarhad) (Vol:1, Issue:1, 2024) جلد ۱، شمارہ ۱، جنوری تا جون ۲۰۲۴ء
شعبہ اردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

رشید حسن خان اور مرزا حامد بیگ کے "باغ و بہار" کی تدوین کا تقابلی کا جائزہ

A Comparative Analysis of Compilation of "Bagh o Bahar" by Rashid Hasan Khan and Mirza Hamid Baig

فضل سبحان
پی ایچ ڈی سکالر سرحد یونیورسٹی، پشاور

Fazalsubhan

PHD Scholar, Department of Urdu, Sarhad University of Peshawar

Abstract:

The compilation process of Bagh o Bahar began with Mir Amman, who first edited the text himself. Written between 1801 and 1802, Mir Amman completed its compilation in 1804. This tradition of compilation includes notable contributors like Rashid Hasan Khan and Mirza Hamid Baig. Under the guidance of my esteemed mentor,Associate Professor Dr. Muhammad Imtiaz, I have thoroughly studied the works of both compilers and present a comparative analysis. To evaluate the compilations of Rashid Hasan Khan and Mirza Hamid Baig, we must examine their editorial efforts, principles, and outcomes. Both contributions are commendable. Mir Amman adopted specific editorial principles throughout his life and the final stages of compiling Bagh o Bahar. As a renowned and popular tale, Bagh o Bahar holds a pioneering position in Urdu prose. Through their editorial efforts, Rashid Hasan Khan and Mirza Hamid Baig have immortalized this work. A comparative analysis highlights the distinct contributions of both compilers.

Keywords: Bagh o Bahar, Mir Amman, Edit, comparative analysis, Life, Stages

اُردو نثر کی معروف کتابوں میں سے ایک کتاب میر امن کی داستان "باغ و بہار" بھی ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے یہ انیسویں صدی کی پہلی اُردو نثری تصنیف ہے۔ انیسویں صدی میں اُردو نثر کا آغاز اسی سے ہوا میر امن دہلوی خود فورٹ ولیم کالج سے وابستہ تھے اور یہ وہ ادبی ادارہ ہے جس نے سادہ اور عام فہم زبان میں کئی تصانیف و ترجمے کر کے اُردو نثر میں بہت خدمات سر انجام دی ہیں۔ یہ داستان میر امن کی نہیں ہے بلکہ یہ قصہ چار درویش کا ترجمہ ہے۔ بعض اہل قلم نے یہ امیر خسرو سے منسوب کیا ہے کہ یہ ان کی کتاب کا ترجمہ ہے جس کا تذکرہ رشید حسن خان نے باغ و بہار کی تدوین کے مقدمے میں ذکر کیا ہے۔ لیکن انہوں نے پھر رد بھی کیا ہے اس بات کو۔ حافظ محمود شیرانی صاحب نے اس بیان کو غلط قرار دے کر لکھا ہے کہ امیر خسرو کا اس قصے سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے انہوں نے واضح کیا ہے کہ اس میں ان چیزوں کا ذکر ہے جو امیر خسرو کے عہد میں نہیں تھیں۔ حافظ محمود شیر اری صاحب تو یہ داستان محمد علی معصوم کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔

> "پروفیسر محمود شیرانی کے دلائل کا جو خلاصہ ڈاکٹر گیان چند جین نے اپنے مقالہ اُردو کی نثری داستان میں درج کیا ہے۔ اس کے کچھ نکات حسب ذیل ہے۔
>
> 1- فارسی نسخے میں متعدد اشعار خسروں سے بعد کے شعراء مثلاً حافظ، عرفی اور نظیری کے ہیں۔
>
> 2- قصے میں تومان اور اشرفی کا ذکر ہے جو خسرو کے عہد میں رائج نہیں ہوئی تھی. ایسے متعدد عہدے داروں کا تذکرہ کیا گیا ہے جو دوری مغلیہ کے اختراغ ہیں۔
>
> 3- حضرت علی اور دیگر ائمہ کے تذکرے سے مصنف کا تشیع ظاہر ہوتا ہے تکلیے کا بھی مذکور ہے-جبکہ خسرو پکے سنی تھے۔
>
> 4-امیر خسرو کی تصانیف میں چار درویش کا نام کہی دیکھنے میں نہیں ایاڈاکٹر گیان چند جین نے ان دلائل میں اضافہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تیسرے درویش کی سی میں ملکہ کا کو کہ مخملہ دوسرے اسلحہ کے طلبچوں کی جوڑی سے بھی اراستہ ہے نو طرز مرصع میں بھی تھینچہ کا لفظ ہے۔ اہل ہند نے پہلی بار بابر کی فوج کے پاس توپ دیکھی تو اس سے پہلے چھوٹے اتش اسلحہ کا تو کیا مذکور ہے"(1)

حافظ محمود شیرانی اور گیان چند دونوں اس نقطے پر پہنچے ہیں کہ یہ "نوطرز مرصع" جو میر عطا حسین خان تحسین کی کتاب ہے جو انھوں نے ترجمہ کیا ہے۔

مرزا حامد بیگ نے "باغ و بہار" کی تدوین کے مقدمے میں اس کی ماخذ کے بارے میں رقم طراز ہیں، کہ

> "نوطرز مرصع" کی تخلیق ،بہ عنوان "چاردرویش "از میر امن بعد از نظر ثانی بہ عنوان "باغ و بہار "ہندوستانی چھاپا خانہ، کلکتہ سے پہلی بار 1804ء میں شائع ہوئی سرورق کے دائیں جانب سالِ اشاعت: 1803 اور بائیں جانب 1804ء درج ہیں۔(2)

دونوں محققین نے اس متن کی تدوین کی لیکن ان کے طریقہ کار اور نتائج میں کئی نمایاں فرق ہے ذیل میں ان کا تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

رشید حسن خان کی تدوین

رشید حسن خان کی تدوینی کاوش باغ و بہار جس کا خالق میر امن ہے۔1992ء میں اس کی تدوین کی تکمیل ہوئی خان صاحب نے 847 صفحات پر اپنی انتھک محنت سے اس کاوش کو پورا کیا ہے۔ خان صاحب نے ابتدا میں ماہر تدوین اور مدون اول مولانا امتیاز علی خان سے مرحوم کی یاد پر بھی جملے لکھے ہیں۔ انہوں نے تدوینی اصول کا استفادہ مولانا امتیاز علی خان عرشی سے حاصل کیا ہے۔

> "اُردو میں تدوین کے معلم اول مولانا امتیاز علی خان عرؔشی مرحوم کی یاد
> میں
> جن کی شفقت بھری باتوں پر خلوص تنبیہوں اور مثالی تحریروں سے میں
> نے تدوین کے اداب سیکھے۔
> ذرا فتاب تابانیم "(3)

رشید حسن خان نے 124 صفحات پر مشتمل ایک مفصل مقدمہ لکھا ہے جس میں مصنف میر امن کی حالت زندگی، کتاب کے نسخوں تفصیلات، تدوینی اصول، زبان و نثر کے اجزاء پر جامع بحث کی ہے۔ اس مقدموں کو چھوٹے ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

نسخوں پر بحث، میر امن کے حالات زندگی، نام، تخلص، تعلیم، جاگیر و منصب، اولاد اور اہل خانہ، میر امن کی دہلی سے روانگی، میر کی کلکتہ میں امد میر امن کی ملازمت میر امن کی ملازمت سے سبک دوشی، میر امن کی مشہور داستان "گنج خوبی"، میر امن کی داستان جس کی تدوین خان صاحب نے کی ہیں" باغ و بہار" قدیم نسخہ، ہندی مینول، دوسرا نسخہ ڈنکن فاربس کا نسخہ اور

مولوی عبدالحق صاحب کا مرتب کردہ نسخہ ،اعراب علامات، رموز او قاف، نظر ثانی، مرکبات صنعتیں، نے اور کو کا استعمال ،املا اور قافیہ بندی۔

20 سال کی اس محنت میں اگرچہ اپ کو بہت مشکلات بھی سامنے ائیں۔ لیکن انہوں نے مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے اپنی تدوینی کاوش کو تکمیل تک پہنچانے میں ہر حد تک کوشش کی اور اپنی مقصد میں کامیابی حاصل کی۔انھوں نے اپنے ایک خط میں پروفیسر حنیف نقوی کو لکھاہے۔کہ

> "آپ کا خط ملا تھا نثر خاتمہ کی نقل بیچ رہاہوں۔ دوبارہ نقل کرنا اب میرے لیے مشکل تھا۔ نظر روز بروز خراب ہوتی جارہی ہے اور اب رات میں کام نہیں ہوتا۔ اس لیے پرانی نقل جو کتابت کے لیے تیار کی گئی تھی اسی کو بیچ دے رہاہوں--ہاں میرا ابھی یہی خیال ہے کہ "جنگل میں" والا شعر خود میر امن کا ہے۔ احتیاطاً دریافت کیا تھا مجھے اپ کی اس رائے سے اتفاق ہے کہ نہیں محتاج زیور--- کا یہ شعر اصطلا ابروہی کا ہے۔بعد کو اس میں تصرف ہوتا رہا اور یہ شکل بن گئی۔ ایک اور بات اور "سٹھورا" "اچھوانی" متعارف چیزیں ہیں۔ جو زچہ کو دی جاتی ہے؛ میر امن نے ستھوارا لکھاہے "ستھوارا" اچھوانی"سب نسخوں میں یہی ہے مولوی عبدالق والے نسخے میں بھی یہی ہے پلیٹس کے تحت میں "سٹھورا" اور "ستھوارا" دونوں لفظ موجود ہے اور فاربس کے تحت میں بھی۔ کیایورپی اصلاح میں یہ لفظ کبھی سونا گیاہے----
> (4)-

رشید حسن خان نے پروفیسر حنیف نقوی کو خطوط لکھ کر باغ وبہار کی تدوین کے کام میں استفادہ حاصل کی، شروع سے لے کر آخری مرحلے تک اُن سے رہنمائی لیتے رہیں۔ اس کے علاوہ انےب والے مشکلات کا بھی ان کے خطوط سے اندازہ ہوتا ہے ۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی سے بھی اپ نے خطوط کے ذریعے اس کاوش کے حوالے سے تحریری گفتگو کی ہے۔ تدوین "باغ وبہار "میں انھوں نے ہر لفظ کی تصیح کے لئے رہنمائی حاصل کی ہے۔

رشید حسن خان کے پیش نظر نسخے:۔

:۔ خطی نسخہ (روایت اول)

2:۔ہندی مینول 102 صفحات پر مشتمل نسخہ

3:۔ طبع اول 1804ء

4:۔ڈنکن فاربس کا مرتب کردہ نسخہ اس نسخے کی چار اشاعتیں ہوئی۔ پہلی مرتبہ 1804ءدوسری مرتبہ 1849 اور چوتھی مرتبہ 1860ء

5:۔مولوی عبد الحق کا مرتب کردہ نسخہ

"تدوین کے نقطہ نظر سے اس کے تین نسخے قابل ذکر ہیں ۔زمانی ترتیب کے مطابق سب سے پہلے ہندی مینول کا نام آتا ہے، جس میں اس کے 102 صفحے پہلی بار شامل کیے گئے تھے۔

مرزاحامد بیگ کی تدوین

استاد محترم ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر محمد امتیاز صاحب نے دوران تدریس ڈاکٹر مرزاحامد بیگ سے ملاقات کی روداد سنا کر ہمارے دلوں میں ملاقات کی جستجو پیدا کی ڈاکٹر صاحب ان سے ملاقات اور ایک ادبی مجلس منعقد کرنے کا بھی ارادہ کیا ہے۔

مرزاحامد بیگ صاحب 29 اگست 1949ء کو کراچی میں پیدا ہوئے 1972ء میں ایم اے اردو کی سند اچھی نمبروں سے حاصل کی اپ نے 1986 میں پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ آپ نے افسانوں کے ساتھ ساتھ تنقید کے میدان میں بھی اپنا اہم کردار ادا کیا ہے مدوین کی حیثیت سے آپ نے اُردو نثر کے مشہور داستان "باغ و بہار" کی تدوین کی ہے جو قابل ستائش ہے۔ آپ نے 430 صفحات پر میر امن کی داستان "باغ و بہار" کی تدوین کی ہے۔ مرزا صاحب نے صفحہ نمبر 9 سے صفحہ نمبر 122 تک مفصل اور جامع الفاظ میں "باغ و بہار" کا مقدمہ لکھا ہے۔ جس میں میر امن دلی والے کے احوال و اثارء، کتاب کے ماخذ، قلمی آثار، انعام، تخلص، زیر نظر نسخہ، میر امن کی پہلی ملازمت، ملازمت سے سبک دوشی، فورٹ ولیم کالج میں میر امن کی ملازمت، ہندی مینول میں "باغ و بہار" کی اشاعت اسلوبیاتی ساخت، متروک اور رائج الفاظ اور آخر میں مرزا صاحب نے اپنی ماخذ نسخہ، نسخہ فیض اللہ مطبوعہ کلکتہ طبع چہارم 1259 ہجری بمطابق 1843ء کا ذکر کیا ہے۔

مرزاحامد بیگ کے پیشِ نظر نسخہ

تدوین کی اس کام میں مرزاحامد بیگ کے پیش نظر نسخہ فیض اللہ، کلکتہ: 1843ء رہا ہے۔ جس سے انہوں نے دلائل اخذ کیے گئے ہیں۔

"ہمارا اخذی نسخہ: نسخہ فیض اللہ مطبوعہ کلکتہ: طبع چہارم: 1259ھ مطابق 1843ء"(5)

مرزاحامد بیگ کے پیش نظر نسخے سے انہوں نے باغ و بہار کی جامع اور عام فہم انداز میں قلم بند کی ہے۔ کتاب کی شروعات میں انہوں نے قاضی عبد الودود کے نام کے ساتھ تنبیہ الغافلین لکھا ہے اور مرزا صاحب نے بطور شکریہ یہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔

نسخوں کا تقابلی جائزہ

تدوین کے عمل میں اصل نسخے یا مصنف کے زیر طبع نسخوں تک رسائی حاصل کرنا اور پھر ان نسخوں کی مدد سے تدوین کو سرانجام دینا اس کی اشد ضرورت ہے۔ جو رشید حسن خان اور مرزا حامد بیگ نے بہت احسن طریقے سے نسخوں کو تلاش کر کے تدوین کی ہے۔ رشید حسن خان نے متعدد خطی اور مطبوعہ نسخوں کا تقابلی جائزہ کیا ہے انہوں نے واضح کیا ہے کہ کون سا نسخہ کس جگہ سے حاصل کیا ہے، اسی کی بنیاد پر انہوں نے یہ بھی طے کیا ہے کہ یہ نسخہ کیوں بنایا ہے اور اس کے انتخاب کے وجوہات کیا تھی؟ یہ عمل ان کی تدوین کو نہ صرف معتبر بلکہ علمی طور پر مستند بناتا ہے۔ انہوں نے نسخوں کی تلاش میں بہت محنت کی ہے اور نسخوں تک رسائی حاصل کی ہے۔ اسی طرح مرزا حامد بیگ نے بھی ایک نسخے تک رسائی حاصل کی ہے جس کی مدد سے انہوں نے تدوین کا کام سرانجام دیا ہے دونوں کے تقابل میں اگر نسبت کا تقابل کیا جائے تو رشید حسن خان کے پیش نظر نسخے زیادہ ہیں۔ جس سے انہوں نے استفادہ کر کے "باغ و بہار" کی تدوین کی ہے اس کے ساتھ مرزا حامد بیگ صاحب کی تدوین بھی اگرچہ ایک نسخہ پیش نظر رہا ہے، لیکن وہ بھی قابل ستائش ہے، لیکن جو وسعت رشید حسن خان کی تدوین میں ہے اتنی وسعت مرزا حامد میر صاحب کی تدوین میں نہیں ہے۔ رشید حسن خان نے متعدد مطبوعہ نسخوں کا تقابل کیا ہے اور ہر نسخے کی تفصیلات واضح کی ہیں۔

زبان و املا، تذکیر و تانیث اور جمع الجمع

لفظ املا سنتے ہی رشید حسن خان کا نام ذہن میں آتا ہے، وہ زبان وہ املا کے ماہر ہے املا کے مباحث پر ان کا ایک شاہکار بھی زیر نظر رہا ہے جس میں انہوں نے املا کے اصول وضع کیے ہیں۔ رشید حسن خان نے "باغ و بہار" کی نثر کی اہمیت اس کے محاورات عربی و فارسی الفاظ اور معاشرتی ثقافتی عکاسی پر گہری تحقیق کی ہے۔ انہوں نے املا کے اصولوں کو بھی درست کیا ہے۔ تذکیر و تانیث اور جمع الجمع پر بھی انہوں نے تفصیلی بحث کی ہیں۔

> "اس کتاب میں "سلاطینوں" اور امراؤں" یہ دو لفظ کئی جگہ آئے ہیں (ص 9،16،175،48،118)(اُن کی دوسری کتاب گنج خوبی میں ایسے متعدد لفظ ہیں، مثلاً: اقرباؤں، اصحابوں، مشایخوں، نذورات، اشرفوں؛ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ اس زمانے میں اس طرح مستعمل تھے۔) اس کے برخلاف جمع کو واحد کے طور پر بھی لایا گیا ہے: "میں رئیس اور اکابر اس شہر کا ہوں"(229)------ میر امن کے یہاں بھی بعض مثالیں ایسی ملتی ہیں جو آج ہم کو بہت عجیب معلوم ہوں گی، مثلا انہوں نے "شک""فانوس"اور "خلعت"کومؤنث لکھا ہے،جب کہ بہ طور عموم یہ لفظ مذکر مستعمل رہے ہیں۔"(6)

رشید حسن خان نے املا، تذکیر و تانیث اور جمع الجمع پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ لیکن مرزا حامد بیگ نے اگرچہ تنقیدی بحث میں زیادہ آگے نظر آتا ہے، تاہم پھر بھی مرزا حامد بیگ کے تدوینی کاوش میں املاء کے اصولوں اور الفاظ پر توجہ دی ہیں، انھوں نے "باغ و بہار" کے قدیم الفاظ اور لفظ حال کا جائزہ مقدمے میں بہت احسن سے لیا گیا ہے، مثلاً لفظ قدیم "آگے ہی"، "اپنی جو گا" اور "بدا" ہے کو لفظ حال "پہلے ہی"، "اپنے لائق" اور طے شدہ" بیان کئے ہیں۔ اگرچہ رشید حسن خان نے اس قدر وضاحت کے ساتھ الفاظ قدیم "باغ و بہار" اور الفاظ حال استعمال نہیں کئے ہیں۔

تدوینی اصول

رشید حسن خان نے تدوین کے لیے واضح اصول وضع کیے ہیں جیسے کہ تمام دستیاب، باہمی اختلاف کی جانچ اور متن کی اصلیت کو بر قرار رکھنا انہوں نے تقریباً20 سال اس پر صرف کیے، جو ان کی لگن اور محنت کی مثال ہے۔ انھوں نے دوران تدوین ایک ایک لفظ کے لئے پروفیسر حنیف نقوی کو خطوط کے ذریعے اصلاح لی ہے۔ اب یہ بات قابل غور ہے کہ جب انھوں نے آنے والے ہر مشکل کے لئے اپنے اکابرین کو خطوط لکھ کر لفظ کی تہہ تک پہنچ گیا ہے، تو کام تو ان کا اچھا ہو گا۔ مرزا حامد بیگ صاحب نے بھی تدوینی اصولوں کی اچھی طرح قدردانی کی ہے۔ انہوں نے بھی تدوینی اصولوں کی پابندی کر کے "باغ و بہار" کی تدوین کی ہے جس سے انحراف کرنا مناسب نہیں ہیں لہذا تدوین اصول کے حوالے سے دونوں مدوّنین نے خاطر خواہ کام کیا ہے۔ لیکن رشید حسن خان کے اصول مرزا حآمد بیگ صاحب کے تقابل میں زیادہ وسیع اور جامع ہیں۔

گہرائی وسعت

مرزا حامد بیگ صاحب کی تدوین کے بارے میں تفصیلی معلومات محدود ہے، لیکن یہ واضح ہے کہ انہوں نے بھی "باغ و بہار" کی نسخے پر کام کیا ہے، تاہم ان کی تدوین رشید حسن خان کی طرح گہرائی اور وسعت سے عاری ہے۔ رشید حسن خان کے ہاں وسعت اور گہرائی زیادہ ہے۔ انہوں نے بہت گہرائی سے کام لیا ہے۔ رشید حسن خان کی تدوین اپنی گہرائی تحقیقی بصیرت اور مفصل مقدمے کی وجہ سے نمایاں ہے انہوں نے متن کی تاریخی، لسانی اور ثقافتی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ مرزا حامد بیگ کی تدوین نسبتاً محدود دائرہ کار کی حامل ہے جس میں گہرائی تحقیق یا تفصیلی تجزیہ کی کمی نظر آتی ہے۔

اثر و اہمیت

رشید حسن خان کی تدوین آج بھی "باغ و بہار" کی سب سے معتبر اور معیاری تدوین ہے جو اُردو ادب کی طلباء اور محققین کے لیے ایک بنیادی حوالہ ہے۔ مرزا حامد بیگ بھی "باغ و بہار" کی تدوین کرنے والوں میں شامل ہے ان کی اس کاوش تدوینی میدان میں رکھنے کے قابل ہے، اگرچہ مرزا صاحب کی تدوین اصولوں پر پورا اترتا ہے، لیکن بحیثیت قاری جو نفاست اور دلائل رشید حسن خان کی تدوین میں ہے اتنا مرزا صاحب کے ہاں نہیں ہے۔ ان کی تدوین کے بارے میں معلومات رشید حسن خان کے مقابلے

میں کم ہے اور ان کا کام اتنا جامع اور معروف نہیں سمجھا جاتا۔ ان کا یہ کام تدوین کم اور تنقید زیادہ ہے انہوں نے رشید حسن خان اور گیان چند جین پر زیادہ اعتراضات اٹھائے ہیں، جس کے دلائل ان کی کتاب کے مقدمے میں صفحہ نمبر 45 سے لے کر 52 تک ہیں۔

> "رشید حسن خان اور ڈاکٹر گیان چند کو بتانا چاہیے تھا کہ وہ "میر امان علی دہلوی کون ہے، جس کا حوالہ بطور مترجم ستہ شمسیہ" کے دیباچہ میں آیا۔ "میر امان علی دہلوی" نامی ایک ایسا شخص، جو محض ایک آدھ نہیں، انگریزی سے ترجمہ کردہ نو(۹) کتب کا مترجم ہے۔ نیز یہ بھی بتانا ضروری تھا کہ انگریزی سے ترجمہ کردہ است ھمیہ سلسلے کے دو رسائل بہ عنوان منتخب المصر" اور "اصول علم حساب" کی زبان، اُس دور میں میر امن کے علاوہ کون لکھ سکتا تھا؟ جس کا نام میر امان علی دہلوی بھی ہو اور جس کے نام کو استہ شمسیہ کے دیباچے میں متین حیدر آبادی، مسٹر جونس اور موسیو تنڈرس کے ناموں پر فوقیت دی جائے۔"(7)

مرزا حامد بیگ کی تدوین کا اثر محدود رہا ہے اور اسے رشید حسن خان کی تدوین کے مقابلے میں کم پزیرائی ملی رشید حسن خان کی تدوین باغ و بہار کو ایک تاریخی اور ثقافتی تناظر میں سمجھنے کے لیے ایک جامع دستاویز ان کا مفصل مقدمہ نو سو کا تقابلی مطالعہ اور تدوینی اصول ان کی کاوش کو غیر معمولی بناتے ہیں دوسری طرف مرزا حامد بیگ کی تدوین اگرچہ قابل قدر ہے لیکن رشید اسن خان کے مقابلے میں کم گہری اور محدود دائرہ کار کے حامل ہے رشید حسن خان کی تدوین نے صرف علمی معیار کے لحاظ سے اعلی ہے بلکہ اس نے باغ و بہار کی اصلیت اور اہمیت کو اجاگر کرنے کی قریبی کردار ادا کیا ہے۔

حوالہ جات

1۔ گیان چند، اردو کی نثری داستانیں اُترپردیش اردو اکادمی، لکھنؤ، 1987، ص166
2۔ میر امن، باغ و بہار، مرتبہ، ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، دوست پبلی کیشن، اسلام آباد، 2017ء، ص62
3۔ میر امن، باغ وبہار، مرتبہ: رشید حسن خان، ثمر آفسٹ پرنٹرز، دہلی، 1992ء ص5
4۔ رشید حسن خان، رشید حسن خان کے خطوط، مرتبہ: ڈاکٹر ٹی ار، رینا، جلد دوم، محمد عارف اقبال، اپلائڈ بکس، نئ دہلی، 2016، ص30، 129
5۔ میر امن، باغ و بہار، مرتبہ، ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، ص، 62
6۔ میر امن، باغ و بہار، مرتبہ، ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، دوست پبلی کیشن، اسلام آباد، 2017ء، ص120
7۔ میر امن، باغ و بہار، مرتبہ، ڈاکٹر مرزا حامد بیگ ص 51

References:

1. Gyan Chand, Urdu ki Nasri Dastaanen, Uttar Pradesh Urdu Academy, Lucknow, 1987, p. 166.
2. Mir Aman, Bagh o Bahar, murattib: Dr. Mirza Hamid Baig, Dost Publications, Islamabad, 2017, p. 62.
3. Mir Aman, Bagh o Bahar, murattib: Rashid Hasan Khan, Samar Offset Printers, Delhi, 1992, p. 5.
4. Rashid Hasan Khan, Rashid Hasan Khan ke Khutoot, murattib: Dr. T. R. Reena, jild doem, Muhammad Arif Iqbal, Applied Books, New Delhi, 2016, pp. 129–130.
5. Mir Aman, Bagh o Bahar, murattib: Dr. Mirza Hamid Baig, p. 62.
6. Mir Aman, Bagh o Bahar, murattib: Dr. Mirza Hamid Baig, Dost Publications, Islamabad, 2017, p. 120.
7. Mir Aman, Bagh o Bahar, murattib: Dr. Mirza Hamid Baig, p. 51.